قرآن اور فصاحت وبلاغت

قرآن اور فصاحت وبلاغت

پروفیسر ڈاکٹر نیاز محمد

قرآن مجید اللہ کا آخری پیغام اور رسالت محمدی کا دائمی معجزہ ہے جو ازل سے ابد تک زندہ وتابندہ ہے۔اس کا اسلوب بیان اور معیار فصاحت وبلاغت قادر مطلق کا ایک چیلنج ہے جو پہلے بھی تھا اور آج بھی اسی طرح قائم ہے۔اس کے اسلوب بیان کے لفظی ومعنوی محاسن جہاں ذوق سلیم کی تسکین کا سامان اور قلب وجگر کے لئے پیغام حیات ہیں وہاں ان سے قرآن کریم کے اعجاز بیان کی تصدیق واعتراف بھی مقصود ہے کی اب اللہ کا طرز استدلال ،حقائق کی تصویر،حسب موقع انداز تخاطب اور مخاطبین کو قائل کرنے کا پیرایۂ بیان ہمیں ایک ہی حقیقت کا احساس دلاتا ہے۔کتاب اللہ میں ذکر وبیان کے الفاظ اس کثرت سے دوہرائے گئے ہیں کہ فصاحت وبلاغت کی اہمیت کا اعتراف کئے بغیر کوئی چارہ نظر نہیں آیا۔

افصح العرب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلامی انقلاب کی منزل اول کے طور پر ایک ایسی قوم میں مبعوث کیا گیا جس کا سرمایہ زیست وطیرۂ امتیاز ہی خطیبانہ فصاحت وبلاغت اور شعلہ بیانی تھی ۔قرآن مجید میں جگہ جگہ اس بات کو دہرایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی وحی مقدس کے ذریعہ انسانوں کے لئے باتوں کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے، وہ وعظ ونصیحت فرماتا ہے، اسکی آخری کتاب مبین بھی ایک بیان وموعظت ہے: ﴿كذلك يبين الله لكم الآيات لعلكم تهتدون﴾(۱) یعنی اللہ تعالیٰ تمہارے سامنے اپنی آیات کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم راہ ہدایت پر گامزن ہو جاؤ۔

اللہ تعالیٰ کا یہ بیان فرمانا اس قدر اہم اور کارآمد ہے کہ انسان کی ساری فلاح وسعادت اور نجات اخروی کا تمام سامان اسی سے وابستہ ہے چنانچہ یہ بیان ربانی کہیں تو ایمان ویقین کی دولت میسر آنے کا سبب ہے ﴿لقوم يوقنون﴾ (۲) کبھی ذکر ونصیحت کا سامان پیدا کرتا ہے ﴿لعلهم يتذكرون﴾ (۳) تقویٰ وطہارت کا وسیلہ بھی یہی ہے ﴿لعلهم يتقون﴾ (۴) عقل وفکر کی قوتوں

کو بھی اسی بیان ربانی سے جلا ملتی ہے (۵) ذکر و شکر کا وسیلہ بھی یہی ہے (۶) اور گمراہی سے بچانے کے لئے بھی یہی بیان ربانی کام آیا ہے۔ ﴿یبین اللّٰہ لکم ان تضلوا واللّٰہ بکل شیء علیم﴾ (۷) یعنی اللہ تعالیٰ تمھارے لئے بیان فرماتا ہے کہ تم کہیں گمراہ نہ ہو جاؤ، اور اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ کتاب اللہ خود بیان ربانی کا ایک اعجاز ہے مگر خود بھی ایک وعظ و بیان ہے ﴿ھذا بیان للناس وھدی وموعظۃ للمتقین﴾ (۸) یعنی اللہ کی یہ کتاب انسانیت کے لئے ایک بیان ہے اور جو اہل تقویٰ ہیں ان کے لئے وعظ و ہدایت ہے۔

تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے نطق و بیان کی اعلیٰ ترین صورتیں عطا فرمائیں اور اللہ کے ہر ایک نبی نے بلاغ مبین کا فریضہ بحسن وخوبی انجام دیا اور یہی مقصود ربانی تھا۔ ﴿وما علی الرسول الا البلاغ المبین﴾ (۹) یعنی رسول کا مشن اور منصب تو بات کو واضح طور پر بیان کر کے پہنچا دینا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے تمام رسول بھی یہی فرماتے رہے کہ ہمارا منصب رسالت تو یہی ہے کہ بات کو کھول کر بیان کر دیں اور اللہ کا پیغام انسانوں تک پہنچا دیں ﴿وما علینا الا البلاغ المبین﴾ (۱۰) یعنی ہمارا فرض منصبی تو پیغام ربانی کو واضح کر کے پہنچا دینا ہے۔ اللہ کا ایک اولعزم نبی ایسا بھی تھا جسے بیان و بلاغت پر مکمل قدرت نہ تھی، تو اسے اللہ کے حضور دعا کرنا پڑی کہ عطائے نبوت کے ساتھ ساتھ زبان کو فصاحت و بلاغت کے قابل بنا دے اور شرح صدر فرما دے اور میرے بھائی کو بھی میرے ساتھ نبوت سے نواز دے کہ وہ فصیح البیان ہے ﴿ویضیق صدری ولا ینطلق لسانی فارسل الی ھرون﴾ (۱۱) یعنی موسیٰ نے اپنے رب سے عرض کی کہ میرا سینہ گھٹتا ہے اور میری زبان میں روانی نہیں ہے اس لئے ہارون کو بھی منصب رسالت بخش دیجئے۔

ہر نبی اور رسول کو اللہ تعالیٰ نے بیان و بلاغت کی قدرت سے نوازا تھا اور وہ اپنی اپنی امت کی زبان میں نہایت فصیح و بلیغ انداز خطابت میں اللہ کا پیغام بیان کرتے رہے۔ ﴿وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لھم﴾ (۱۲) یعنی ہم نے کوئی بھی نبی ایسا نہیں

بھیجا جو اپنی قوم کی زبان میں گفتگو نہ کرتا ہو، تا کہ وہ ہمارا پیغام انھیں کھول کر بیان کردے۔

یعنی اس میں حکمت یہ تھی کہ بات کا دارومدار بیان وتوضیح اورافہام وتفہیم پر ہے جس قدر بھی زبان زیادہ بیان وبلاغت پر قادر ہوگی اسی قدر زیادہ قابل تعریف ہوگی جس طرح کہ جس قدر انسان کا دل زیادہ روشن ہوتو زیادہ قابل ستائش ہوتا ہے جو شخص تجھے کوئی بات سمجھاتا ہے یا جس کو تو سمجھائے دونوں قلب ولسان کی روشنی کی فضیلت میں برابر کے شریک ہیں ہاں البتہ سمجھانے والا سمجھنے والے سے افضل ہوتا ہے۔ معلم اور متعلم کے سلسلے میں بھی یہی اصول کارفرما ہے۔(۱۳)

اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو استدلال اور مباحثہ کی صلاحیت سے بھی نوازا تھا کیونکہ تفہیم حق کی راہ میں حجت ودلیل پیش کرنے کے علاوہ مناظرہ ومجادلہ بھی کرنا پڑتا تھا حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کو اپنی قوم اور خود ساختہ خدا سے احتجاج واستدلال کا موقع پیش آیا۔(۱۴)

حواشی وحوالہ جات

(۱) سورۃ البقرۃ/۲۶۶
(۲) البقرۃ/۱۱۸
(۳) البقرۃ/۲۲۱
(۴) البقرۃ/۱۸۷
(۵) البقرۃ/۲۱۹-۲۲۴
(۶) البقرۃ/۲۲۱، المائدۃ/۸۹
(۷) النساء/۱۷۶
(۸) آل عمران/۱۳۸
(۹) العنکبوت/۱۸، ۱۹
(۱۰) یسین/۱۷
(۱۱) الشعراء/۱۳
(۱۲) ابراہیم/۴
(۱۳) کتاب البیان والتبیین، ۱/۱۱
(۱۴) اظہر، ڈاکٹر ظہور احمد، فصاحت نبوی اسلامک پبلیکشنز لاہور ۱۹۸۳ء، ص:۲۶

سیرت طیبہؐ کی روشنی میں

عہد حاضر کے حوالے سے امت مسلمہ کی رہنمائی

(سیرت النبیؐ پر پانچ صدارتی ایوارڈ یافتہ تحقیقی مقالات)

(رواداری، احتساب، کفالت، مثالی نظام تعلیم، نیو ورلڈ آرڈر)

مصنّف

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

مکتبہ یادگار شیخ الاسلام پاکستان علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

(زیر طبع)

اعجاز القرآن

(عقلی و نقلی دلائل اور اعتراضات کے جوابات)

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

پرنسپل قائد ملت گورنمنٹ ڈگری کالج لیاقت آباد

خصوصیات: ۱۔ اعجاز القرآن کا ارتقاء

۲۔ اعجاز القرآن پر اردو عربی میں لکھی جانے والی کتب کی فہرست

۳۔ اعتراضات اور ان کے جوابات

۴۔ لفظی اور معنوی اعجاز

(زیر طبع)